9. عقلمند عورت

سہیل عظیم آبادی

کسی زمانے میں بغداد میں احمد نام کا ایک سوداگر رہتا تھا۔ دیس بدیس میں اس کا کاروبار پھیلا ہوا تھا۔ وہ بڑا ہی شریف اور رحم دل تھا۔ اس کی سخاوت اور رحم دلی کے چرچے دور دور تک مشہور تھے۔ اس نے بہت سے شہروں میں مسجدیں، مدرسے، مسافر خانے اور تالاب بنوائے تھے۔ بہت سے غریب آدمی ہر روز اس کے پاس مدد کے لیے آتے تھے اور کوئی بھی خالی ہاتھ واپس نہیں جاتا۔ جو بھی احمد سوداگر کو جانتا اس کی خوبیوں کی وجہ سے اس کی عزت کرتا۔

ایسے آدمی کو تو ہر طرح سے خوش رہنا چاہیے تھا، لیکن احمد سوداگر اداس غمگین رہا کرتا تھا، اس کی وجہ یہ تھی کہ اوّل تو بہت دنوں تک اس کی کوئی اولاد نہیں ہوئی۔ پھر ایک لڑکا ہوا بھی تو بالکل بیوقوف نکلا۔ وہ کسی کام کے لائق نہ تھا۔ احمد سوداگر کبھی کبھی اپنے دوستوں سے اس بارے میں باتیں کرتا اور ان سے رائے پوچھتا کہ کیا کیا جائے کہ جس سے اس کے لڑکے کی زندگی آرام سے کٹ جائے، اسے ڈر تھا کہ لوگ اس کی بیوقوفی سے فائدہ اٹھائیں گے اور اسے لوٹیں گے۔

دوستوں نے رائے دی کہ تھوڑا تھوڑا کام اس کے حوالے کیا جائے۔ احمد سوداگر نے یہی کیا لیکن اس کے بیٹے سلیم نے اپنی بے وقوفی سے سب برباد کر دیا۔ نوکر چاکر اور اس کے دوست لوٹ کر سب کھا گئے۔ کئی بار اس سے تجارت کرائی گئی لیکن ہر بار نقصان ہی ہوا۔ وہ کسی کام کو سنبھال نہ سکا۔ اس سے احمد سوداگر اور بھی غمگین رہنے لگا اور اسے یقین ہو گیا کہ بہت جلد وہ سب کچھ برباد کر دے گا۔

احمد سوداگر نے سوچا کہ اب کچھ بھی ہو لڑکا جوان ہو گیا ہے اس کی شادی کر دینی چاہیے۔ شاید شادی کے بعد وہ سدھر جائے اس نے اپنے ایک دوست کی لڑکی زینت سے سلیم کی شادی کر دی۔

© NCERT not to be republished

زینت جتنی خوب صورت تھی اتنی ہی عقلمند بھی تھی' آتے ہی اس نے سمجھ لیا کہ اس کا شوہر نہایت بے وقوف ہے اور گھر ہی نہیں بلکہ باہر کا کام بھی اسے ہی سنبھالنا ہوگا اس نے اس کی تیاری بھی شروع کردی۔ آہستہ آہستہ اس نے ان سبھی نوکروں کو نکال دیا جو سلیم کو ٹھگتے تھے' پھر اس کے دوستوں کو بھی نکالا۔ لیکن اس سے بھی کوئی خاص فائدہ نہیں ہوا۔ سلیم نے جو کام شروع کیا اس میں گھاٹا ہوا۔ اسی درمیان احمد سوداگر بھی مرگیا' پھر کیا تھا شہر کے سارے ٹھگ اور بدمعاش احمد سے دوستی کی غرض سے دوڑنے لگے اور اسے نئے نئے کاروبار کرنے کی صلاح دینے لگے۔ سلیم بھی سب کی رائے کے مطابق کاروبار کرنے کے بارے میں سوچنے لگا' اس کی بیوی نے صاف صاف کہہ دیا کہ وہ کسی قسم کے کاروبار کرنے کے لیے ایک پیسہ بھی نہیں دے گی۔ سلیم چپ ہو رہا۔ چالاک اور ٹھگ جو اس وقت اس کے دوست بن گئے تھے کہنے لگے کہ یہ تو بڑے شرم کی بات ہے کہ تم کوئی کام نہ کرو اور تمہاری بیوی سارا کام کرے۔ ساری دنیا میں یہ بات مشہور ہو جائے گی اور تم کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہوگے۔

یہ بات سلیم کے سمجھ میں آئی اور اس نے اپنی بیوی سے جا کر کہا اور بہت سا روپیہ کاروبار کرنے کے لیے مانگا' لیکن ہوشیار زینت فوراً سمجھ گئی کہ اسے کسی نے بہکایا ہے اور اس نے صاف انکار کردیا۔ سلیم اس کے انکار کرنے پر بہت غصہ ہوا اور کہا کہ ''میں بے کار نہیں بیٹھ سکتا۔'' مجھے کچھ کام کرنا چاہیے اگر میری بات نہیں مانتی ہو تو تم ہی کہو کہ میں کیا کروں۔ زینت نے ہنستے ہوئے کہا کہ تم کام کرنا ہی چاہتے ہو تو ایک گدھا خرید لاؤ' اسے پالو پھر بیچ ڈالو کچھ فائدہ ہو ہی جائے گا۔ زینت نے یہ بات مذاق میں کہی تھی ۔لیکن تھوڑی دیر کے بعد اس نے دیکھا کہ سلیم ایک موٹا گدھا لیے آرہا ہے۔ اس نے اپنی بیوی کو دیکھتے ہی کہا لو دیکھو کتنا اچھا گدھا لایا ہوں' زینت کو اپنے شوہر کی بیوقوفی پر بہت تکلیف ہوئی اور اس نے کہا ''میں نے تو بات مذاق میں کہی تھی جاؤ اسے فوراً بیچ آؤ۔'' سلیم پھر گدھے کو لے کر بازار نکلا۔ دو ٹھگوں نے اسے دیکھا اور آپس میں رائے کرنے لگے کہ کسی طرح اس گدھے کو ہتھیایا جائے۔ آخر میں جو زیادہ چالاک تھا وہ سلیم کے پیچھے پیچھے چلنے لگا۔ پیچھے والے ٹھگ نے جھٹ گدھے کی گردن سے رسی کھولی اور اپنی گردن میں ڈال لی اور گدھے کو دوسری رسی میں باندھ دیا۔ جو ٹھگ آگے تھا وہ پیچھے آگیا اور سلیم آگے چل پڑا۔ سلیم کو پتہ بھی نہ چلا کہ اس کا گدھا اُڑا لیا گیا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا ۔ارے وہاں تو ایک ڈاڑھی والا آدمی تھا۔ گدھے کا کوئی پتہ نہ تھا۔ سلیم حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔ ٹھگ نے گڑگڑا کر کہا۔'' مالک! ناراض نہ ہو میری کہانی بڑی دردناک ہے۔ میں بڑے آدمیوں کے ساتھ رہتا تھا۔ بڑے بڑے کام کرتا تھا۔ ایک دن نشے کی

© NCERT not to be republished

حالت میں اپنی ماں کو پیٹا‘ اس نے بددعا دی کہ جا گدھا ہو جا۔ بس کیا تھا میں گدھا ہو گیا۔ اب معلوم ہوتا ہے کہ میری ماں نے میری خطا معاف کر دی ہے اور میں پھر آدمی بن گیا ہوں۔ جب تک زندہ رہوں گا آپ کو یاد کروں گا۔

سلیم نے اس کی گردن سے رسّی کھول دی اور وہ ٹھگ چلا گیا۔ سلیم نے گھر آ کر سارا قصہ زینت کو سُنایا۔ زینت سب کچھ سمجھ گئی۔ لیکن کچھ نہ بولی۔ پھر بولی اچھا جاؤ ایک گدھا اور خرید لاؤ۔'' سلیم پہلے تو تیار نہ ہوا پھر تھوڑی دیر کے بعد نکلا تو وہی گدھا خرید لایا۔ زینت نے گدھے کو کھلایا پلایا۔ پھر تھوڑی دیر بعد سلیم سے بولی۔ ''اسے بازار لے جاؤ اور اچھے داموں میں فروخت کرنا‘ لیکن اگر یہ بھی آدمی بن جائے تو اسے چھوڑنا نہیں۔ بلکہ گھر لے آنا میں اس کی کچھ خبر لوں گی۔ سلیم گدھے کو لے کر نکلا۔ اس بار پھر ان دونوں ٹھگوں نے اسے دیکھا۔ لیکن اس بار وہ نہیں گئے‘ بلکہ ایک ساتھی کو بھیجا اور پہلے ہی کی طرح ایک ٹھگ سامنے سے آ کر اس سے باتیں کرنے لگا۔ دوسرے نے گدھے کی گردن سے رسی کھول کر اپنی گردن میں ڈال لی اور گدھا دوسرے ساتھی کے حوالہ کر دیا۔ پھر ٹھگ اپنی راہ چلا اور سلیم اپنی راہ۔ پہلے کی طرح گدھا تھوڑی دور جا کر رُک گیا‘ سلیم

نے دیکھا تو پھر وہی تماشہ گدھے کی جگہ ایک آدمی بندھا ہوا ہے وہ بہت گھبرایا اور ٹھگ نے پھر وہی کہانی دُہرائی کہ وہ اپنے باپ کی بددعا کی وجہ سے گدھا بن گیا تھا۔ سلیم نے بہت افسوس ظاہر کیا اور کہا'' کوئی بات نہیں تم میرے گھر چلو۔ وہاں تمہیں ہم بہت سا روپیہ پیسہ دیں گے اور تم آرام سے اپنی زندگی بسر کرنا۔''

ٹھگ بھی لالچ میں آ گیا اور خوشی خوشی اس کے ہمراہ ہو گیا۔ جب سلیم گھر آیا اور اپنی بیوی سے سارا حال کہہ سُنایا تو اس کی بیوی نے اپنے نوکروں سے کہا کہ اس آدمی کو ایک کھونٹے سے باندھ دیا جائے۔ اسے کھونٹے سے باندھ دیا گیا تو وہ رونے چلانے لگا۔ زینت نے اپنے نوکروں سے کہا کہ جاؤ اس گدھے سے کہو کہ تمہارے ماں باپ کی وجہ سے میرے دو گدھوں کی قیمت باقی رہ گئی ہے، دونوں گدھوں کے دام واپس کر دو ورنہ ہم ان دونوں گدھوں کا کام تم سے لیں گے اور کبھی نہ چھوڑیں گے۔

یہ سُن کر ٹھگ بہت گھبرایا اور رونے چلانے لگا لیکن زینت نے ایک نہ سنی آخر دوسرے ساتھی آ گئے اور انھوں نے جتنا روپیہ ٹھگا تھا واپس کر دیا اور ٹھگ کو چھڑا لے گئے۔

سوالات

1. آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ احمد ایک نیک سوداگر تھا؟
2. احمد سوداگر کو اس بات کا کیسے پتہ تھا کہ اس کا بیٹا قابل سوداگر نہیں بن پائے گا؟
3. زینت کے کردار کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟
4. کیا حقیقت میں کوئی شخص سلیم جیسا بے وقوف ہو سکتا ہے۔ اگر آپ کو ایسا کوئی واقعہ معلوم ہو تو لکھیے۔
5. زینت کی جگہ اگر آپ ہوتے تو ٹھگ کے ساتھ کیا معاملہ کرتے؟
6. اس کہانی کا کون سا کردار آپ کو پسند ہے؟ کیا آپ بھی اس جیسا بننا پسند کریں گے؟ کیسے؟
7. سلیم کی بیوی نے اپنے شوہر کو سدھارنے کے لیے کیا کیا؟
8. ٹھگوں کی چال کیا تھی؟
9. سلیم کی بیوی نے ٹھگوں کو کس طرح سبق سکھایا؟